NAWA-I-WAQT
LONDON
UK

ایڈیٹر انچیف اختر گلفام

نوائے وقت لندن

برطانیہ سے شائع ہونے والا کثیر الاشاعت متعدد ایوارڈ یافتہ قومی اور بین الاقوامی اخبار

Friday 25 May – Thursday 31 May 2007

عمران خان کے گھناؤنے کرتوت

ایک خاتون کی زبانی

ہر ہفتے نئے نئے انکشافات ملاحظہ کیجیے جو آپ کو کہیں اور پڑھنے کو نہیں ملیں گے۔ (ادارہ نوائے وقت)

یہ ہیں ہمارے سیاستدان

"...... ہیرا منڈی میں بڑے بڑے سیاسی خاندانوں کی بیٹیاں موجود ہیں۔ یہ بیٹیاں اپنے باپوں کو جاننے کے باوجود انہیں باپ نہیں کہہ سکتیں کہ اس کا کوئی قانونی ثبوت موجود نہیں ہوتا۔ ان کے باپ انہیں بیٹیاں نہیں مانتے یا شاید اب وہ انہیں جانتے بھی نہیں۔ لیکن میرے علم میں ایسے واقعات ہیں کہ کسی باپ نے اپنی ہی بیٹی کا رقص دیکھا اور پھر اسے شب بسری کے لئے بھی لے گیا......"

"نیکی، قانون پسندی اور فرض شناسی کا درس دینے والے لیڈران قوم کے انسانیت سوز کالے کرتوتوں کی اقتدار کے ایوانوں سے، حسن کے بالا خانوں تک پھیلی ہوئی رنگین و سنگین سچی کہانیاں اور دیدہ دلیریاں، جو ہمارے لئے باعث عبرت بھی ہیں اور باعث شرمندگی بھی۔"

ہمارے ملک کی نام نہاد اپر کلاس دور سے جیسی نظر آتی ہے لیکن نزدیک جانے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ تو ریت ہے۔ مڈل کلاس کی لڑکیاں اپر کلاس کی چمک دمک پر نہ جائیں، یہ نرا دھوکہ ہے، یوسف صلاح الدین اور عمران خان جیسے لوگوں کی زندگی کا مقصد ہی مڈل کلاس کی لڑکیوں کو تباہ کرنا ہے۔ یوسف صلاح الدین کا فارمولہ ہے کہ عورت کو استعمال کرو اور اسے پھینک دو، جبکہ عمران خان کا فارمولہ ہے کہ عورت کو استعمال کرو اور صرف پھینک ہی نہ دو بلکہ مکر بھی جاؤ۔ یہ کڑوی کسیلی باتیں مڈل کلاس کی اس لڑکی کی ہیں جو کالج آف ہوم اکنامکس لاہور میں ایم اے کا امتحان دینے سے قبل لاہور کے ایک رئیس زادے کے دام محبت میں پھنس گئی اور پھر اس رئیس زادے کی ان قسموں کے بعد "اگر تم نہ ملی تو میں مر جاؤں گا"۔ سابق گورنر پنجاب ملک غلام مصطفی کھر کی سابق اہلیہ تہمینہ درانی کے گھر رات ڈیڑھ بجے نکاح کر کے زندگی بھر کا ناطہ جوڑ لیا۔ میں نے چونکہ اندرونی زیبائش کے موضوع پر ماسٹر ڈگری حاصل کر رکھی تھی اور میرا شوق بھی تھا لہٰذا میں یوسف صلاح الدین کی حویلی کو ایک خوبصورت اور مثالی عمارت بنانے کی کوشش میں مصروف رہی۔ 93ء میں جب اس وقت کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو لاہور آئیں اور مجھے کہا کہ یہ ہمارے لئے آنر ہوگا کہ آپ پاکستان پیپلز پارٹی کو آفس بیرر کے طور پر جائن کریں۔ یوسف صلاح الدین سے پوچھا تو اس نے کہا پارٹی جائن کر لو اور جو عہدہ دیتے ہیں لے لو۔ پھر میں نے پیپلز پارٹی لاہور کے جنرل سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیا اور پارٹی کے اندر بہت سے معاملات کا چینلائز کرنے کی کوشش کی۔ میری تجاویز مان لی جاتیں تو آج پنجاب میں یہ صورت حال نہ ہوتی کیونکہ ہمارے پاس پاور تھی انرجی تھی، سب کچھ تھا صرف کمی تھی تو کمٹمنٹ کی اور پھر ہماری پارٹی نے بہت نقصان اٹھایا۔ میں اس دوران اس حویلی کو عوامی اور رفاہی حویلی بنانے کی کوشش کرتی رہی۔ یہاں دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں جو سیکھ سکتی تھی سیکھا۔ تمام دنیا میں بے انتہا فرینڈز بنائیں، ہر قومیت کے لوگ مجھ سے ملے۔ میں حویلی کی ذی ٹی وی اور بی بی سی تک لے گئی اور 94ء میں پہلی بار میں نے شادی سے بیزاری محسوس کی جس کی وجہ یہ تھی کہ ہم دونوں میاں بیوی کی سوچ میں فرق تھا۔ اولاد بھی نہ تھی اور افسوس سے بتانا پڑ رہا ہے کہ یوسف صلاح الدین نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں تم سے بچے تو پیدا ہی نہیں کروں گا۔ پھر جو کچھ میرے گھر میں ہوتا تھا بہت تکلیف دہ تھا۔ میں برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ میرے گھر میں میرے کمرے میں عمران خان جیسے لوگ لڑکیاں لے کر آئیں اور میں کہوں کہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں عمران خان کو چاچو کہتی تھی اور میرے گھر میں صرف یہی ہو رہا تھا کہ لڑکیاں آ رہی ہیں لڑکیاں جا رہی ہیں۔

شادی سے پہلے ہمارا گھر ہی عمران کا گھر تھا۔ اسے اپنے گھر رہنے کا مزا تو شادی کے بعد آیا۔ اس سے قبل وہ ہر رات ہمارے گھر میں ہوتا تھا۔ مجھے یوسف کی بیوی کے طور پر عزت نہ دی گئی، کسی نے اس بات کی پروا نہ کی کہ ہمارے کرتوتوں کی وجہ سے انبساط پر کوئی آفت نہ آ گرے، اسے طلاق نہ ہو جائے۔ میرے گھر میں لڑکیوں کا آنا جانا ہی میری اور یوسف کی لڑائی کی بنیاد بنا۔ انہوں نے تو سوچ رکھا تھا کہ یہ لڑکی مڈل کلاس کی ہے، شاہدرہ سے اٹھا کر اس حویلی میں لا رہے ہیں اس لئے متاثر ہو گی اور روک ٹوک نہیں کرے گی۔ مجھ سے ایسی اقدار کی توقع کی گئیں جو کسی بھی پاکستانی لڑکی کے لئے مشکل ہے۔ میں نے کہا میری اپنی اقدار ہیں، میں مڈل کلاس سے ہوں اور مجھے اپنی اقدار پر فخر ہے۔ میں حویلی کے اندر رہی اور بے سہارا خواتین کی مدد کرتی رہی۔ میں ان خواتین کو حویلی میں رکھتی جن کے سر پر پردہ ڈالنا ہوتا لیکن یہ لوگ ایسی بے سہارا خواتین کو رکھتے جن کی مجبوری سے بعد میں ان لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھانا ہوتا۔ میں اور میرا شوہر بالکل مخالف سمت پر چل رہے تھے۔ پھر انسانی حقوق کے کئی کیس آئے، سینکڑوں لوگ ہماری حویلی کے باہر مدد کے لئے پکار رہے ہوتے، عمران خان روزانہ آتا اور اس نے کبھی یہ نہ پوچھا کہ یہ لوگ کیوں مر رہے ہیں۔ جتنے مسائل تھے میرے لئے تھے اور جتنی عیاشی تھی وہ ان کے لئے تھی۔ عمران کی شادی کے بعد مجھے میرا گھر ملا۔ اس سے قبل تو میرا گھر ہی نہ تھا بلکہ یوسف اور عمران خان کی لڑکیوں کا عیش کدہ تھا۔ پھر یوسف صلاح الدین نے میری پارٹی جنرل سیکرٹری شپ پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ جس روز صدر لغاری نے پیپلز پارٹی کے خلاف ریفرنس دائر کیا اسی دن یوسف صلاح الدین نے مجھے کہا کہ استعفیٰ دو۔ میں نے کہا تم استعفیٰ دو میں کیوں دوں، میں نے سیاست میں زندہ رہنا ہے، عوام کی خاطر الیکشن لڑنا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ہم میٹر لوگ ہیں، ہم مڈل کلاس والوں کی قدریں ان بڑے لوگوں کے نزدیک چیپ (گھٹیا) ہوں گی لیکن ہم پیسے کے پیچھے پارٹیاں نہیں بدلتے۔ اگر پی پی کے لئے کام کرتے ہیں تو کرتے ہیں۔ انبساط نے کہا کہ یوں میرے اور یوسف صلاح الدین کے اختلافات بڑھتے گئے نظریات ایک تھے نہ قدریں۔ جہاں تک اولاد کا معاملہ ہے تو یوسف ایسا کرنے نہیں دیتا تھا۔ انبساط نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں بتایا کہ یوسف نے دس سال پہلے اپنی سابقہ بیوی میاں افتخار الدین کی بیٹی کو طلاق دی تھی۔ اس سے دو بیٹے اور ایک بیٹی بھی لیکن یہ بڑے لوگ ہیں، اس لئے طلاق دینے کے باوجود مل کر کھانے کھاتے ہیں۔ انبساط نے کہا یوسف کا کیا گیا، اسے سابقہ بیوی بھی ملتی ہے اور اولاد بھی جو کچھ نقصان ہوا میرا ہوا۔ اس کی تو مفت میں بڑی اچھی ڈیل ہو گئی۔ تو مہر بھی کر لی اور چھوڑ بھی دیا۔ انبساط نے کہا جس روز ہماری شادی ہوئی تہمینہ درانی کے گھر رات ڈیڑھ بجے نکاح ہوا۔ یوسف اس وقت پاگل ہو رہا تھا۔ صبح تک انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ کہتا تھا مر جاؤں گا۔ عمران خان وہ آدمی تھا جس کے ذریعے حویلی میں عورت آتی تھی۔ یوسف کھانا پکوا کے گھر اسے دیتا تھا اور پھر سارے دوست انجوائے کرتے تھے۔ ایک ان کا دوست گولڈی ہے۔ شاید وہ سونے کی سمگلنگ کرتا ہو۔ ایک ذاکر خان ہے جو آج بھی عمران کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک ان کا دوست موبی تھا جو باہر چلا گیا ہے۔ انبساط نے کہا کہ وہ میں کیا کیا بتاؤں۔ یوسف کی زندگی میں ناز و گانے والی بھی ہے۔ ناز و پہلے بھی ملتی تھی کیونکہ میں بھی پولیٹیکل فگر تھی۔ یوسف کے اگر دس چمچے تھے تو میرے 200 چمچے تھے لیکن میں نے گھر کی خاطر کوئی سکینڈل نہ اچھالا۔ ناز و میری ماں سے بھی بڑی عمر کی عورت ہے۔ اسے میں کیا کہوں وہ آج میرے گھر میں رہتی ہے۔